



بال، L'Oréal اور Gillette کے درمیان

بال ایک ایسی تفصیل ہے جسے سمجھنے کا لوگ دکھاوا کرتے ہیں۔

اسے صفائی کہتے ہیں، جمالیات، شناخت، ثقافت، رسم۔

حقیقت میں یہ بس ایک سرحد ہے — جو تم دکھاتے ہو اور جو چھپاتے ہو، اُس کے پیچ۔

کوئی اسے حجام کے سپرد کرتا ہے، کوئی بیوٹیشن کے، کوئی اُن جدید مشینوں کے جو خودمختاری اور کمال کا وعدہ کرتی ہیں۔ مگر بال وہیں رہتا ہے، ضدی، ایک حیاتیاتی یاد دہانی: تم سماجی وجود بعد میں ہو، جانور پہلے۔

اور پھر بھی، یہ دشمن نہیں۔ یہ ایک بے چین کرنے والا دوست ہے، ایک ہم سفر جو تمہیں یاد دلاتا رہتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ اس کی تقسیم تقریباً چپے تک پہنچی ہوئی ہے، اس کا رنگ تمہارے جینیاتی نقشے کا دیا ہوا ہے، اور اس کی ایک کہانی ہے جسے تم مٹا نہیں سکتے۔ جو لوگ گنج کے مرض میں مبتلا ہیں وہ بھی اس سے محروم نہیں — انہوں نے بس اسے ایک ایسی مدت کے لیے کھویا ہے جس کا تعین کوئی نہیں کر سکتا۔

لیکن بال کو سمجھنے کے لیے تمہیں اصل کی طرف لوٹنا پڑتا ہے — وہیں جہاں تم ہمیشہ لوٹتے ہو: ابتدائی انسان۔

میں اسے یوں تصور کرتا ہوں، قبل از تاریخ کے ایک نوار منظر میں۔ گھاس کی دیوار کے پیچھے دو ہیولے باتیں کر رہے ہیں۔ ایک تیسرا شخص آتا ہے اور پہچان نہیں پاتا کہ مرد کون ہے اور عورت کون۔ چہرہ کافی نہیں۔ چہرہ دھوکا دیتا ہے۔

سو عورت اپنی شناخت کی تقدیر بدلنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

وہ دریا پر جاتی ہے، پانی میں خود کو دیکھتی ہے، اور اسے داڑھی نظر آتی ہے۔

اسے یہ پسند نہیں آتی۔ یہ اس کی ترجمانی نہیں کرتی۔ یہ اسے الگ پہچان نہیں دیتی۔

وہ ایک تیز دھار پتھر ڈھونڈتی ہے اور بال اتارنے لگتی ہے، ایک ایک بال کر کے۔

اسے پتا چلتا ہے کہ بال دوبارہ آہستہ آہستہ اگتے ہیں — اور یہ بات اسے ایک برتری دیتی ہے: اسے یہ رسم ہر روز دھرانے کی ضرورت نہیں۔ اور اسے اس سے بھی زیادہ طاقتور ایک بات کا پتا چلتا ہے: مرد اب اسے کسی اور نظر سے دیکھتا ہے۔

فرق کشش بن جاتا ہے۔

فرق زبان بن جاتا ہے۔

وہیں سے بالوں کی پوری ثقافت جنم لیتی ہے: پہلے علامتی، پھر سماجی، پھر صفائی کی، پھر سائنسی، پھر نظریاتی۔

آج کی انتہا پسندیوں تک: وہ جو کہتے ہیں کہ بال تمہیں جراثیم سے بچاتے ہیں اور انہیں رکھنا چاہیے؛ وہ جو کہتے ہیں کہ قبول کیے جانے کے لیے انہیں اتارنا چاہیے؛ وہ جو کہتے ہیں کہ چاہے جانے کے لیے انہیں تراشنا سنوارنا چاہیے۔

بچ اس سے سادہ ہے: بال پیدا ہوتا ہے، بڑھتا ہے، مڑتا ہے... اور جس جگہ مڑتا ہے، وہیں مر جاتا ہے۔

مگر جڑ زندہ رہتی ہے، ضدی، بعض ایسے خیالوں کی طرح جنہیں تم قوتِ ارادی سے بھی نہیں اکھاڑ سکتے۔

اور پھر آخری اصول ہے، وہ جو صرف قصہ گو جانتے ہیں:

بال کو کبھی وبال نہ بناؤ۔

فرق معمولی سا ہے — بس ایک حرف۔

مگر یہ سب کچھ بدل دیتا ہے۔

فرڈیننڈو

L'Oréal، Gillette ← PDF کی نظر سے

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے

رابطہ